سفرنامہ دیوارِ چین سے بت خانۂ چین تک

الطاف احمد

شعبۂ اردو جموں یونیورسٹی، جموں

شکیل الرحمٰن کا شمار اردو کے اہم نقادوں میں ہوتا ہے۔ وہ جمالیات کے واحد ایسے نقاد ہیں جنہوں نے اس موضوع پر اردو ادب میں درجنوں کتابیں تصنیف کیں جو ان کی اہمیت و افادیت کو واضح کرتی ہیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ انھیں بابائے جمالیات بھی کہا جاتا ہے۔ جمالیات کے موضوع پر انھوں نے جو کتابیں لکھی ہیں ان میں ہندوستانی نظامِ جمالیات، میر تقی میرؔ کی جمالیات، ہند مغلیہ جمالیات، مولانا روم کی جمالیات، قلی قطب شاہ کی جمالیات، اساطیر کی جمالیات، نظیر اکبر آبادی کی جمالیات، فیض احمد فیض کی جمالیات، وغیرہ اہم کتابیں ہیں۔ اس کے علاوہ بھی ان کی ایک جہت ہے اور وہ ہے ان کی سفر نامہ نگاری۔ انھوں نے اپنے دو سفر نامے (۱) قصہ میرے سفر کا اور (۲) دیوار چین سے بت خانۂ چین تک لکھ کر اردو سفر نامہ نگاری کی تاریخ میں اپنا قدم رکھا۔ اگر چہ ان کے سفر نامے سفر نامہ نگاری کے فن پر پورے نہیں اترتے ہیں کیوں کہ وہ سفر کی کہانی بیان کرنے کے بجائے اپنا زیادہ زور تاریخی وتہذیبی عناصر کو بیان کرنے میں ہی صرف کرتے ہیں، لیکن اس کے باوجود ان کے سفر نامے قابلِ غور ہیں اور ہمیں مطالعہ کے لیے اکساتے ہیں۔ یہ سفر نامے ان کی باریک بینی، عمیق مطالعہ، تیز مشاہدہ، تاریخ سے وابستگی کے ساتھ ساتھ ان کی جمالیات سے دلچسپی کا بھی پتہ دیتے ہیں۔

''قصہ میرے سفر'' کا شکیل الرحمٰن کا پہلا سفر نامہ ہے جس کا سنہ تصنیف ۱۹۷۶ء ہے۔ اس سفر نامے میں انھوں نے اپنے سویت یونین کے سفر کے حالات و مشاہدات کو بیان کیا ہے۔ اس سفر کی مدّت صرف ایک ماہ تھی، لیکن انھوں نے اس ایک ماہ میں جو کچھ دیکھا یا سنا اس سب کا احاطہ اس سفر نامے میں کردیا ہے۔ یہ سفر نامہ روس کی تہذیب، تاریخ، معاشرت کو سمجھنے میں کافی مددگار رہے۔ اس پر مزید تبصرہ کرنے کے بجائے میں اپنے موضوع کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

''دیوارِ چین سے بت خانہ چین تک'' شکیل الرحمٰن کا دوسرا سفر نامہ ہے۔ اس سفر نامہ کے نام سے ہی اندازہ ہوجاتا ہے کہ یہ سفر نامہ چین کے سفری احوال پر مشتمل ہوگا۔ چوں کہ سفر نامہ ایک ایسی صنف ادب ہے جس میں ایک سیاح اپنی زبان میں اس ملک کی تہذیب و معاشرت کو پیش کرنے کی کوشش کرتا ہے جس ملک کا وہ سفر کررہا ہوتا ہے۔ تو یہ کیسے ممکن تھا کہ شکیل الرحمٰن جیسا حساس اور وسیع مطالعہ ادیب اس سے اجتناب کرتا۔ اس لیے انھوں نے سفرِ چین کے دوران جو کچھ دیکھا ہے قاری کو بھی دکھانے کی

کوشش کی ہے۔شکیل الرحمٰن نے یہ سفر کب کیا سفر نامے کے مطالعے سے اس کا کوئی پتہ نہیں چلتا ہے،لیکن یہ سفر نامہ پہلی بار۲۰۱۲ء میں میزان پبلشر سرینگر کشمیر سے شائع ہوا۔

شکیل الرحمٰن نے چین کے تین بڑے مذاہب تارڑ ازم،کنفیوشسس ازم اور بدھ ازم پر خوب تبصرہ کیا ہے۔ ہندوستان اور چین کے درمیان قدیم زمانہ ہی سے کافی اچھے تعلقات رہے ہیں کیوں کہ ہندوستان میں بدھ مذہب کے حوالے سے کافی سرمایہ پایا جاتا ہے۔ یہاں بہت سے ایسے مقامات ہیں جن کی زیارت کے لیے اکثر چینی سیاحوں نے ہندوستان کے سفر کا قصد کیا ان میں ایک اہم نام فاہیان کا ہے۔فاہیان بدھ مت سے بہت زیادہ متاثر تھا۔وہ چین کا ایک بدھ بھکشو تھا۔وہ پانچویں صدی عیسوی میں بدھ مت کے قدیم مراکز کی تلاش میں ہندوستان آیا تھا۔جس وقت وہ ہندوستان میں داخل ہوا تھا یہاں پر مہاراجا بکرما جیت کی حکومت تھی ۔اس وقت ہندوستان امن وامان اور خوشحالی کے دور سے گزر رہا تھا۔ فاہیان نے اپنے سفر کے حالات و واقعات کو محفوظ کیا ہے۔چونکہ وہ مذہبی مقامات کی تلاش میں ہندوستان آیا تھا اس لیے اس سفر نامے کو مذہبی نوعیت کا سفر نامہ کہا جاسکتا ہے،لیکن اس کے باوجود اس نے اس سفر نامے میں اس وقت کے ہندوستان کی مکمل تاریخ مرتب کی ہے اور یہ سفر نامہ اس عہد کی تاریخ مرتب کرنے میں ایک اہم دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے۔شکیل الرحمٰن جب چین کا سفر کرتے ہیں تو انھیں وہاں پہنچ کر فاہیان کا نام یاد آجاتا ہے اور پھر اس کے حوالے سے لکھتے ہیں:

’’فاہیان پانچویں صدی میں کاشغر کے راستے ہندوکش عبور کرتا ہوا ہندوستان پہنچا تھا۔چھ سال تک بدھ دستاویزات ،نصابات اور متون وغیرہ کا مطالعہ کرتا رہا۔ پانچ ماہ جاوا میں رہا اور سمندر کے راستے چین واپس لوٹا۔اس نے دشوار گزار راہوں اور تپتے ہوئے ریگستانوں میں جو سفر کیا اس کے حالات قلمبند کئے۔‘‘

(دیوار چین سے بت خانہ چین تک،شکیل الرحمٰن،ص:۳۱)

شکیل الرحمٰن کے اس سفر نامے سے فاہیان کے ہندوستان میں داخلے کی تاریخ ،سفر کی مشکلات ،اس کے مطالعے کا شوق ، ہندوستان میں قیام کی میعاد اور اس کے سفری احوال کو قلم بند کرنے کی نشاندہی ہوجاتی ہے۔شکیل الرحمٰن کا یہ مختصر،مگر جامع اقتباس فاہیان کے ہندوستان میں چھ سال کی تاریخ کو پیش کرتا ہے۔

ایک اچھے سفر نامہ نگار کی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ وہ جس ملک کا سفر کر رہا ہوتا ہے وہاں کی ہر چیز کا باریک بینی کے ساتھ مطالعہ و مشاہدہ کرے۔سفر کے دوران وہ جن تجربات سے گزرا ہو قاری کو بھی ان تجربات میں شامل کرے۔اتنا ہی نہیں بلکہ وہ موازنے سے بھی کام لے یعنی جس ملک کا وہ سفر کر رہا ہو وہاں کی تہذیب و معاشرت کا موازنہ اپنے ملک کی تہذیب و معاشرت کے ساتھ کرے۔ شکیل الرحمٰن نے بھی ایسا ہی کیا انھوں نے جگہ جگہ قاری کی دلچسپی کا خیال رکھا ہے۔انھوں نے ہندوستان اور چین کی مشترکہ خصوصیات کا نہ صرف مشاہدہ کیا ہے بلکہ ان کو اپنے سفر نامے میں پیش کر کے قاری کو بھی سوچنے کا موقع فراہم کیا ہے۔انھوں نے چین کے پھلوں، شہروں ،وہاں کی کہانیوں کے کرداروں اور ادب کے موضوعات کا بیان اس طرح سے کیا ہے کہ قاری کو محسوس ہوتا ہے جیسے یہ سب چین

نے ہندوستان سے ہی لیے ہوں۔ ملاحظہ ہوں یہ چند اقتباسات:

''یہاں ہر سال پھولوں کا ایک میلہ لگتا ہے۔ بہار کے موسم میں طرح طرح کے خوبصورت پھول سجائے جاتے ہیں۔ نرگس، ڈلیا، چمیلی وغیرہ جیسے محبوب پھول ہیں۔''

(دیوارِ چین سے بت خانہ چین تک، شکیل الرحمٰن، ص:۱۴)

''یہاں پہنچ کر ایک ساتھ دہلی، ممبئی اور کلکتے کی یاد آئی۔ ایک مقام پر ایسا لگا جیسے دہلی کے لباٹ پیلس میں ہوں، دوسرے پر ممبئی جیسے بازار نظر آئے اور تیسری جگہ کلکتے کی عمارتوں کے تاثرات ابھرنے لگے۔''

(دیوارِ چین سے بت خانہ چین تک، شکیل الرحمٰن، ص:۱۵)

''اس گفتگو میں اس کا علم ہوا کہ چین کی کہانیوں میں سلطانہ ڈاکو اور رابس کروسو جیسا کردار بھی موجود ہے جو دولت مندوں کو لوٹتا ہے اور غریبوں کی مدد کرتا ہے اس کا نام سنگ چیانگ ہے جو اپنے ایمان دار اور بہادر ساتھیوں کے ساتھ غریبوں کا مسیحا ہے۔''

(دیوارِ چین سے بت خانہ چین تک، شکیل الرحمٰن، ص:۲۱)

چین کا سفر ہو اور پھر دیوارِ چین کا ذکر نہ ہو یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ شکیل الرحمٰن نے بھی چین کی اس قدیم دیوار کا ذکر کیا ہے جس نے چین کو بیرونی ممالک کے حملوں سے بچا کے رکھا ہے۔ انھوں نے اس دیوار کی اہمیت اور اس کی تاریخ کو اس طرح سے بیان کیا ہے کہ قاری کو اس دیوار کے ہر گوشے سے واقفیت ہو جاتی ہے۔ اس سفرنامے کے مطالعے سے ہمیں چین کے لوگوں کا محنتی و جفاکش ہونا، وہاں کی بڑھتی ہوئی آبادی اور اس کے مسائل، وہاں کے گاؤں کی زندگی، وہاں کا تعلیمی نظام، درس تدریس کا طریقہ، وہاں کے اسکولوں میں طلبہ کی ذہنی تندرستی کے ساتھ ساتھ جسمانی صحت پر بھی انتظامیہ کی توجہ کا اندازہ ہو جاتا ہے۔

اس وقت چین دنیا کے ان ممالک میں شمار ہوتا ہے جو دنیا کے ہر حصے میں اپنی چیزیں درآمد کرتے ہیں۔ وہاں کا نوجوان خود کار تجربے کرتا ہے۔ وہ فنی ایجادات پر غور و فکر کرتا ہے۔ اسے اپنا Professtion خود انتخاب کرنے کی آزادی ہے۔ اس کے اوپر کام لادا نہیں جاتا بلکہ وہ اسے اپنی مرضی کے مطابق انتخاب کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ خود کار تجربے کرتا ہے جس کی مثال یہ ہے کہ اس وقت چین نئی نئی ایجادات میں سرفہرست ہے اس بات کی طرف بھی شکیل الرحمٰن نے اپنے سفرنامے میں اشارہ کیا ہے۔

چین کی قدیم حکومتوں نے شعرا و ادبا کو کافی قدر و منزلت بخشی ہے۔ وہاں شعرا کو عام لوگوں پر فوقیت دی جاتی تھی۔ یہاں کے شہنشاہ بھی دکن کے قطب شاہی اور عادل شاہی بادشاہوں کی طرح شاعری اور مصوری کے عاشق ہونے کے ساتھ ساتھ خود بھی شاعری کرتے تھے۔ اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے شکیل الرحمٰن لکھتے ہیں:

''ٹھانگ خاندان Thang Dynisty نے شاعری کو بہت اہمیت دی تھی۔ عقیدہ تھا کہ مہذب اور بہتر ذہن ہی شعر کی تخلیق کر سکتا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ مختلف قسم کی اعلیٰ ملازمتوں میں اچھے شعرا کو فوقیت دی جاتی تھی......اس خاندان کے شہنشاہ شاعری اور مصوری کے عاشق تھے اور خود شاعری کرتے اور مصوری کے نمونے پیش کرتے۔''

(دیوارِ چین سے بت خانہ چین تک، شکیل الرحمٰن، ص:۶۴)

تینگ عہد میں ادب کی اصناف اور موضوعات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''تینگ عہد میں کہانیاں لکھی گئیں۔ قصے سنائے گئے۔ دراصل تینگ عہد میں ان اصناف کو فروغ ہوا۔ سیاسیات کو بھی موضوع بن کر نثر میں بہت کچھ لکھا گیا۔ اس کے بعد ڈرامے لکھے گئے اور تمثیلیں پیش ہوئیں ......اور کرپشن اور بدانتظامی کے خلاف لکھا گیا۔ عوامی کردار ہیرو بن کر ابھرے۔ گھریلو زندگی کے واقعات قصوں کہانیوں میں شامل ہوئے۔''

(دیوارِ چین سے بت خانۂ چین تک، شکیل الرحمٰن ص: ۸۴۔۸۳)

اردو زبان دنیا کی ان زبانوں میں شامل ہے جنہوں نے اپنی عالمی شناخت قائم کی ہے۔ اس نے نہ صرف ہندوستان کے مختلف خطوں کے عوام کو آپس میں جوڑے رکھا ہے بلکہ عالمی سطح پر بھی یہ رابطے کا کام دے رہی ہے۔ اس نے اپنی جڑوں کو دنیا کے مختلف کونوں میں جما دیا ہے۔ یہاں تک کہ چین جیسے ملک میں بھی اردو کے مراکز قائم ہو رہے ہیں۔ وہاں کے لوگ اس زبان کے وسیع امکانات سے واقف ہیں۔ چین میں اردو زبان کی ترقی کو دیکھتے ہوئے شکیل الرحمٰن نے اسے ہند چینی دوستی میں ایک اہم کردار کہا ہے۔ شکیل الرحمٰن چوں کہ ایک ادیب ہیں اس لیے انھوں نے چین میں مختلف موضوعات پر خطبات بھی دیے ہیں۔ انھوں نے چین کی بڑھتی ہوئی آبادی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے زراعت کی اہمیت پر زور دیا۔ چین میں مختلف مذاہب کے لوگوں کو یکساں حقوق، وہاں مسلمانوں کی آبادی میں ہو رہے تیزی سے اضافہ، مسجدوں کا تعمیر ہونا اور انتظامیہ کا ان مقدس مقامات کی دیکھ بھال کرنا یہ تمام چیزیں ان کو بہت متاثر کرتی ہیں۔

مختصر طور پر کہا جا سکتا ہے کہ شکیل الرحمٰن کا یہ سفر نامہ چین کی تاریخ، تہذیب و معاشرت کو سمجھنے میں بہت ہی اہم ہے۔ اگر چہ شکیل الرحمٰن نے اس سفر نامے میں تاریخی واقعات کو بیان کرنے پر زیادہ توجہ دی ہے۔ جس کی وجہ سے یہ سفر نامہ سفر نامہ کم اور تاریخ زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ ان کی یہ معلومات زیادہ تر کتابوں سے حاصل کی ہوئی یا پھر سنی سنائی ہیں۔ سفر نامے کے مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ انھوں نے دیکھا اور محسوس کم کیا ہے اور سنی سنائی باتوں اور تاریخ کی کتابوں سے زیادہ مواد حاصل کیا ہے، لیکن اس کے باوجود یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ اس سفر نامے کے ذریعے قاری چین کی تہذیب، تاریخ، معاشرت اور لفظیات سے کافی حد تک روشناس ہو جاتا ہے۔ اس لیے اگر اس سفر نامے کو چینی تہذیب و معاشرت کی آرٹ گیلری کہا جائے تو بے جا نہیں ہوگا۔

○○

اس شمارے کے قلمکار غور فرمائیں

پاس بک پر درج نام، اکاؤنٹ نمبر، آئی ایف ایس سی کوڈ، برانچ کوڈ، موبائل نمبر فوراً روانہ کریں۔ معاوضہ براہِ راست بینک میں جائے گا۔ ہر تحریر کے ساتھ درج بالا تفصیلات روانہ کرنے کی زحمت فرمائیں۔ یا کراس چیک یا اس کی صاف فوٹو کاپی روانہ فرمائیں۔

(ادارہ)